روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار ۳ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ ، ۵ وفا ۱۳۷۱ہش ، ۵ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئیے اللہ تعالیٰ کے بن جائیں

جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے مگر وہ جو ہر ایک طرف دعوئے اتقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے۔ ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا۔ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے۔

(ملفوظات جلد سوم صـ ۱۸۲)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں (صاحب ایمان) کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں۔ وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے، وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پہ ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پہ جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ طرح طرح سے اس کی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اس پہ نازل کرتا ہے اور اس کو تسلّی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ لیکن بے وفا غدّار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۵-۳۶)

درخواست دعا

مکرم ملک محمد صدیق صاحب آف اسلام آباد کے بیٹے عزیز حنان ملک کی آنکھ کا ایک پیچیدہ آپریشن ہو رہا ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مکمل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

ملازمت کے مواقع

سول، الیکٹریکل، الیکٹرونکس اور مکینیکل انجینیئرنگ میں بی ایس سی ڈگری کے حامل افراد کے لئے لاہور کے ایک معروف صنعتی ادارے میں ملازمت کے مواقع موجود ہیں۔ خواہش مند افراد فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی سیکھیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"(دین حق) یہ نہیں کہتا کہ جو دنیوی علوم ہیں ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں دین حق یہ کہتا ہے کہ دنیوی علوم کی ہر برانچ ہر شعبہ کا جاننا اس لئے ضروری ہے کہ اگر تم (صاحب ایمان) ہو اور خدا کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہو تو جب تک تمہیں ان باتوں کا علم نہیں ہوگا تم خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت بھی حاصل نہیں کر سکتے مثلاً ستاروں کا علم ہے۔ افلاک کا علم ہے تو یہ سمجھنا کہ رات کو بچے بھی دیکھتے ہیں۔ بچپن میں میرے خیال میں ہر بچہ کبھی سوچتا ہوگا کہ میں گنوں کتنے ستارے مجھے نظر آ رہے ہیں جو گن نہیں سکتا۔ بالکل چھوٹی عمر میں بعض بچے کہہ دیتے ہیں (ماں یا باپ کو) کہ مجھے یہ ستارہ لا کے دو۔ یعنی ان کو پتہ کچھ نہیں ہوتا لیکن نظر آ رہا ہے لیکن جب تک افلاک کا یہ علم نہ ہو کہ کس قدر وسعت خدا تعالیٰ کی اس پیدائش میں ہے جس کو ہم زمین و آسمان کہتے ہیں۔ اب تک جو علم انسان نے بہت دور دیکھنے والی دوربینیں ہیں ان سے حاصل کیا ہے اور وہ سائنس کے نئے طریقے یہ ہیں۔ وہ جو پہلے شیشے سے دیکھنے والے طریقے تھے وہ اب نہیں رہے۔ بہت زیادہ آگے بڑھ چکا ہے انسان۔ جو اب تک معلوم کیا وہ بھی یہ ہے کہ اس ہر دو جہان میں۔ ان آسمانوں میں بے شمار ایسے قبائل ہیں۔ ستاروں کے، بے شمار ایسے قبیلے ہیں جن کو یہ Galaxies (گیلیکسیز) کہتے ہیں۔ گیلیکسی ستاروں کے ایک ایسے قبیلے کا نام ہے جو اپنا ایک علیحدہ وجود رکھتا ہے اور بے شمار سورجوں پر مشتمل۔ یہ قبیلہ بحیثیت مجموعی ایک نامعلوم جہت کی طرف حرکت کر رہا ہے اور دوسروں کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جو دوسری گیلیکسیز دوسرے قبائل ہیں ان کا ایک مستقل وجود ہے قبیلے ہونے کے لحاظ سے اور قبیلہ ہونے کے لحاظ سے۔ اس کے اندر ان گنت (یعنی جس کو انسان گن نہیں سکا) سورج ہیں اور ان سورجوں کے گرد ستارے گھوم رہے ہیں تو سورج بھی ان گنت ہیں۔ تو جو ان کے ساتھ ستارے مل جائیں تو ان کی تعداد کیا بن جاتی ہے۔ بے شمار گیلیکسیز، بے شمار قبائل ہیں ہر گیلیکسی میں بے شمار سورج ہیں اور پھر حرکت کر رہے ہیں یہ اور ان کی حرکت متوازی نہیں، بلکہ ہر آن ایک دوسرے سے پرے ہو رہا ہے۔ ہر قبیلہ ہر گیلیکسی اور درمیان میں ان کا فاصلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور سائنسدان کہتے ہیں کہ جب دو گیلیکسیز میں یعنی ستاروں کے ایسے قبیلے میں جس کے اندر بے شمار سورج ہیں جن کے گرد دوسرے ستارے پھر رہے ہیں اتنی جگہ ہو جائے کہ ایک گیلیکسی بے شمار ستاروں کی وہاں سما سکے تو وہاں (ہوجا بس ہو جاتا ہے) سے ایک نئی گیلیکسی (ستاروں کا قبیلہ) پیدا ہو جاتی ہے۔ بے شمار سورجوں پر مشتمل ایک نئی گیلیکسی وہاں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ اس علم کی ایک (ایمان دار) متقی کو ضرورت نہیں غلط بات ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۷۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۵۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۵۔ جولائی ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ کی ذات اور ہم

حضرت امام جماعت الاوّل۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:

"ایک سیکنڈ کے بعد کیا ہونے والا ہے کوئی نہیں بتاتا۔ اور جب ایک سیکنڈ بعد کی خبر نہیں بتائی جاتی تو مرکر کیا ہونا ہے۔ اور کیا مرحلے پیش آتے ہیں۔ اس کی خبر کون دے۔ صرف خدا کی ہی ایک ذات ہے جو اسکی خبر دے سکتی ہے اور کوئی نہیں۔ وہی بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد تم کو فلاں فلاں امور کی ضرورت ہے۔ اور تم کو اس ولایت میں بود و باش کے لئے فلاں قسم کا سامان درکار ہے۔"

گویا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اس بات کی ضرورت ہے کہ اس بات کو یقینی حد تک پہنچایا جائے کہ وہ بولتا ہے۔ بات کرتا ہے۔ بتاتا ہے اور سمجھاتا ہے اور یہ سب کچھ مان لینے کے بعد اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس نے کیا کہا ہے۔ یہ سب مراحل طے کرنے کے بعد انسان آخرت پر ایمان لاتا ہے، اور جب وہ آخرت پر ایمان لے آتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ آخرت کے متعلق بتائی ہوئی اللہ تعالیٰ کی تمام باتوں کو ذہن میں رکھے اور ان کے حصول کیلئے ہر ممکن کوشش کرے۔ یہ بات نہ صرف دوسرے جہان کی بود و باش کو بہتر بناتی ہے بلکہ یہ دنیا جس میں ہم عارضی طور پر رہ رہے ہیں اور جسے چھوڑ کر ہمیں دوسری دنیا میں جانا ہے اس کے اوقات بھی بہتر ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یہاں بوؤ وہاں کاٹو اور اگر وہاں بہتر فصلیں کاٹنی ہیں تو یہاں بہتر بیج بونا ہوگا۔ اس بیج کے بونے کیلئے زمین کو ہموار اور استوار کرنا ہوگا۔ پانی دینا ہوگا۔ سردی گرمی کی شدت سے بچانا ہوگا۔ اور پھل لگے تو اس پھل کو پرندوں سے بچانا ہوگا۔ اور گلنے سڑنے سے۔ الغرض اس کھیتی کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھنا اور بہتر بنانا ہوگا۔ تاکہ دوسری دنیا میں بہتر پیداوار مل سکے۔

حضور۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کے ارشاد سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ اپنی ذات پر بھروسہ بے حیثیت بات ہے۔ ہمیں تو ایک سیکنڈ کی بھی خبر نہیں۔ ابھی کیا ہو رہا ہے اور ابھی کیا ہو جائے گا۔ کوئی نہیں بتا سکتا۔ نتیجۃً ہمارا سارا بھروسہ اس ذات پر ہونا چاہیئے جو جانتی ہے کیا ہونے والا ہے۔ اور صرف جانتی ہی نہیں بلکہ اس بات کے واقعہ ہونے میں اس کا ہاتھ بھی ہے۔ وہی سب کچھ کرتا ہے اور ہمیں محدود اختیارات دے کر ہم سے کرواتا بھی ہے۔ پس ہمارا سارا بھروسہ اسی ذات پر ہونا چاہیئے اور ہماری نظر ہمیشہ اسی کی طرف اٹھنی چاہیئے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں اسی کے ہو جانا چاہیئے۔ تقویٰ بھی اسی کا نام ہے۔

مَیں سلطان القلم کا اِک سپاہی
مَیں دل کی مملکت کا ایک راہی
پہنچ سکتی نہیں میری کُنہ تک
زمین و آسماں کی کم نگاہی

——— ابوالاقبال

○

مری محرومیٔ خارِ مغیلاں رنگ لائے گی
شکائت آبلوں کے منہ پہ نادانستہ آئے گی

گھٹاؤں کی طرف اُٹھ اُٹھ کے میرے ہاتھ گرتے ہیں
مَیں حیراں ہوں مری تشنہ لبی کب کام آئیگی

ہم اپنے گیت گانے کے لئے صحرا میں جا نکلے
مگر سُن لو کہ شہروں میں بھی یہ آواز آئے گی

ترا شوقِ فراواں بند باندھے گا مری رہ میں
مرے جذبات کی شدّت ہر اک دیوار ڈھائیگی

ہر اِک دیوارِ زنداں میری آزادی کی شاہد ہے
مرے طوق و رسن کو بھی کبھی تو شرم آئیگی

جو مَر کر ہو گئے زندہ وہی اسلاف تھے میرے
مرے پاس آئیگی تو موت بھی مجھ سے لجائیگی

بہت محدود ہے پرواز پَر والوں کی دنیا میں
مری بے پَری مجھ کو خلا تک لے کے جائیگی

نہیں مَیں کچھ نہیں کہتا مگر تم کان اِدھر لاؤ
مرے خاموش لب سے بھی تمہیں آواز آئے گی

اُسے رہبر بناؤ راہ سے جو شخص واقف ہے
وگرنہ ہر قدم پہ زندگی کچھ خوف کھائے گی

نسیم احساس کی دنیا میں جینا ہے بہت مشکل
جسے مَیں بھول جاؤں گا اسی کی یاد آئے گی

نسیم سیفی

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ میٹرک ایف اے کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ اپنی اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ درخواست پر والد / سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

میاں مغلہ سنایا کرتے تھے کہ جب کوئی چوری کا معاملہ میرے سامنے آتا۔ تو میں خیال کرتا۔ کہ اگر سچ بولا تو میرے بھائی اور دوسرے رشتہ دار مجھے ماریں گے اور اگر جھوٹ بولا۔ تو گناہ گار ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں کہہ دیتا میں تو آپ کے نزدیک کافر ہوں۔ پھر آپ میری گواہی کیوں لیتے ہیں۔ وہ کہتے۔ تم کافر تو ہو۔ لیکن بولتے سچ ہو۔ پھر میں کہتا۔ میرا اس معاملہ میں کیا واسطہ ہے۔ لیکن وہ میرا پیچھا نہ چھوڑتے۔ میرے بھائی اور رشتہ دار مجھے چٹکیاں کاٹتے اور مجبور کرتے کہ میں جھوٹ بول دوں۔ لیکن میں کہتا۔ تم لائے تو تھے فلاں بھینس۔ پھر میں جھوٹ کیسے بولوں۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ مجھے خوب مارتے۔ وہ دوست تنگ آکر قادیان آگئے اور ایک احمدی انجنیئر خان بہادر نعمت اللہ خاں صاحب نے جنہوں نے ربوہ کے قریب دریائے چناب پر پُل بنایا تھا۔ انہیں ملازم کرا دیا۔ غرض بعض ایسی عادات ہوتی ہیں جن کا ترک کرنا آسان نہیں ہوتا۔ جس طرح ... لوگوں میں چوری کی عادت ہے نوجوان بعض دفعہ جھوٹ کی پرواہ نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر جھوٹ بول لیا۔ تو کیا ہوا۔ حالانکہ جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ جھوٹ اس چیز کا نام ہے کہ کان نے جو کچھ سنا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں سُنا۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہو۔ اس کے متعلق کہہ دیا جائے۔ کہ میں نے نہیں دیکھا۔ ہاتھ نے جو چیز اٹھائی ہو۔ لیکن انسان کہہ دے کہ میرے ہاتھ نے فلاں چیز نہیں اُٹھائی ایک شخص کے پاؤں ایک طرف چلیں لیکن وہ کہدے کہ میرے پاؤں اس طرف نہیں چلے۔ گویا انسان کسی غیر کی نہیں بلکہ اپنی تردید آپ کرتا ہے جو چیز اس نے خود دیکھی ہے۔ اس کے متعلق کہہ دیتا ہے کہ میں نے نہیں دیکھی۔ جو چیز اس نے خود سنی ہے اس کے متعلق کہہ دیتا ہے کہ میں نے نہیں سُنی۔ جو چیز وہ خود چکھتا ہے اس کے متعلق وہ کہہ دیتا ہے۔ کہ فلاں چیز میں نے نہیں چکھی اس کے ہاتھوں نے ایک چیز اٹھائی ہوتی ہے لیکن وہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے فلاں چیز نہیں اٹھائی گویا وہ اپنی تردید آپ کرتا ہے اور اس سے زیادہ فطرت کے خلاف اور کیا چیز ہوگی۔ شُبہ ایسی چیز پر ہو سکتا ہے جس میں قیاس کا دخل ہو۔ حواسِ کے افعال پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور حواسِ خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں۔ جو شخص حواسِ خمسہ کی تردید کرتا ہے۔ وہ گویا اپنی زبان۔ ہاتھ۔ ناک اور کان کی تردید کرتا ہے اور پھر وہ اس میں سب سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے خلاف آپ گواہی دے رہا ہے ایک انسان کے ہاتھ ایک چیز پکڑتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں پکڑی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ ایک چیز اس کی زبان چکھتی ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ یا اس کے کان ایک بات سنتے ہیں اور وہ اس کا انکار کر دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کانوں سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں بات نہیں سنی۔ اب یہ کتنی مضحکہ خیز اور عجیب بات ہے مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور موقعہ آنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اب اگر میں یہ کہوں کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا نہیں۔ تو تم یہ بات نہیں سمجھ سکو گے۔ لیکن میں یہ سوال اور طرح کرتا ہوں۔ (اس موقعہ پر حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ خادم کھڑے ہو جائیں جو یہ سمجھتے ہوں کہ میرے سارے دوست سچ بولتے ہیں۔ مگر اس پر کوئی نوجوان کھڑا نہ ہوا) تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دیکھو یہ مرض اتنا پھیل چکا ہے کہ تم میں سے ایک خادم بھی ایسا کھڑا نہیں ہوا جو کہہ سکے کہ میرے سارے دوست سچ بولتے ہیں اس کا علاج آسان تھا کہ جب تمہارا کوئی دوست جھوٹ بولتا۔ تو اسے کہتے کہ آج سے میں تمہارا دوست نہیں اور آج سے میں تمہارے ساتھ کلام نہیں کروں گا۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ آج تم بڑی دلیری سے کھڑے ہو جاتے اور کہتے میرے سب دوست سچ بولتے ہیں۔ کیونکہ جب تمہارے کسی دوست نے جھوٹ بولا تھا اس وقت سے وہ تمہارا دوست نہیں رہا تھا۔ اگر تم ایسا کرتے تو تم خود بھی اور تمہارا وہ دوست بھی سچ بولنے لگ جاتا۔ اگر تمہاری دوستی کی اس کے نزدیک کوئی قیمت ہوتی تو وہ کہتا میں اس کا دوست رہنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں آئندہ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ تم بھی سچ بولنے لگ جاتے کیونکہ جب تم اپنے دوست سے سچ بلواتے تو پھر وہ دوست بھی تمہیں مجبور کرتا کہ تم سچ بولو۔ اور اس طرح تمہیں وہ قیمت مل جاتی جس کا ہیرے جواہرات بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بہرحال اگر تم نے پہلے اس طریق پر عمل نہیں کیا۔ تو اب اس طریق پر عمل کرنا شروع کر دو۔ یہ کتنا فضول ہوگا کہ تم جھوٹ بولنے والا تمہارا دوست نہ ہو۔ اس طرح تم خود سچ بولنے لگ جاؤ گے۔ تم اگر ایک دوست کو یہ کہو گے کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو میری تمہاری دوستی ٹوٹ جائے گی تو لازمًا تمہارا دوست بھی یہ فیصلہ کرلے گا کہ اگر تم نے جھوٹ بولا تو اس کی دوستی بھی ٹوٹ جائے گی اور جب بھی تم جھوٹ بولو گے تو وہ کہے گا میاں تم کیا کر رہے ہو۔ غرض سچ ایک قیمتی چیز ہے۔ اور پھر کوئی مشکل بھی نہیں آسان ترین ہے جو کام ہاتھ نے کیا ہے اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ ہاتھ سے یہ کام کیا ہے۔ اس میں بوجھ کیا ہے۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ آنکھ نے فلاں چیز دیکھی ہے اس میں کونسی مشکل ہے۔ کانوں نے ایک بات سُنی ہے اب اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ کانوں نے فلاں بات سُنی ہے اور اس کو دوہرا دینا کون سی مشکل بات ہے۔ یہاں کوئی فقرہ نہیں بنانا صرف ایک بات کو دُوہرا دینا ہے۔ مثلاً عربی زبان ہے آپ لوگ اسے بڑی مشکل سے سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایک دو سال کے بچے کو بھی کہو۔ ذَھَبْتُ تو وہ اسے دُوہرا دے گا۔ گویا جو فقرہ بنانا تم ساتویں۔ آٹھویں جماعت میں سیکھو گے۔ وہ تم ایک سال کے بچہ سے بھی سُن سکتے ہو۔ تم کہو گے ذَھَبْتُ تو وہ فورًا دُہرا دے گا۔ اسی طرح سچ نقل کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی جب تم سچ بولتے ہو۔ تو ایک بات کو دُہرا دیتے ہو۔ ہاتھ سے ایک کام کرتے ہو تو تم کہتے ہو۔ ہاتھ فلاں کام کرتے ہیں۔ آنکھیں دیکھتی ہیں۔ تو تم کہتے ہو آنکھیں دیکھتی ہیں۔ کان سنتے ہیں تو تم کہتے ہو کان سنتے ہیں زبان چکھتی ہے تو تم کہتے ہو زبان چکھتی ہے اور اسی کو سچ کہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو سچ کے یہ معنے نہیں کہ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تم ضرور کہہ دو۔ قرآن کریم بعض باتوں کے بیان کرنے سے منع کرتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ان کو بیان کرتا ہے۔ تو وہ سچ نہیں بولتا۔ بلکہ فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔ سچ کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ اگر تم کوئی بات کہو تو ضرور سچ کہو۔ یہ نہیں کہ تم وہ بات ضرور کہو فرض کرو تم نے ایک لڑکے کو کسی دوسرے لڑکے کو مارتے دیکھا۔ اب اگر ہیڈ ماسٹر تمہیں بلا کر پوچھتا ہے کہ کیا اس لڑکے نے فلاں لڑکے کو مارا تھا۔ تو تم سچی بات بتا دو۔ خواہ مارنے والا تمہارا گہرا دوست ہی ہو۔ لیکن اگر تم خود ہیڈ ماسٹر کے پاس چلے جاتے ہو اور اسے کہتے ہو کہ میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ سچ نہیں بلکہ فتنہ و شرارت ہے۔ جب ہیڈ ماسٹر خود بلا کر پوچھے اور تم کہو میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ سچ ہوگا لیکن اگر تم خود ہیڈ ماسٹر کے پاس چلے جاتے ہو اور کہتے ہو میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ فتنہ ہوگا اور دین حق اس سے منع کرتا ہے۔ ہر نیکی کسی محل پر گناہ بن جاتی ہے۔ اور ہر بدی کسی محل پر نیکی بن جاتی ہے۔ مثلاً عفو کرنا بھی دین حق نے جائز رکھا ہے۔ فرض کرو۔ اس لڑکے نے واقعی طور پر کسی لڑکے کو مارا تھا۔ لیکن بعد میں مار کھانے والا مارنے والے کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے والدین یا بہن بھائیوں کو نہیں بتاتا۔ تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اب اگر تم اس کے والدین کے پاس چلے جاتے ہو اور کہتے ہو فلاں لڑکے نے تمہارے لڑکے کو مارا ہے۔ تو گو اس طرح تم ایک حقیقت بیان کرتے ہو لیکن تمہارا یہ حقیقت بیان کرنا فتنہ کا موجب بن جائے گا۔ وہ لڑکا مارنے والے کو معاف کر آیا تھا لیکن اس کے والدین یا استاد اگر تم ان کے پاس رپورٹ کرتے ہو تو اُسے سزا دیں گے۔ پس سچ اس چیز کا نام نہیں کہ تم

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد - امریکہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ وسعت مطالعہ

خاکسار ان دنوں نیو اورلینز میں اپنی بڑی بیٹی عزیزہ حبیبہ کے ہاں آیا ہوا ہے گذشتہ دنوں ان کا خاوند فوت ہو گیا تھا عزیز شیخ رشید احمد اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرمائے اور خاکسار کی بیٹی کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور ہر طرح کفالت فرمائے۔

ان کے پاس اخبار الفضل آتا ہے اور اس طرح یہ اخبار کئی طرح سے تسلی و تشفی کا باعث ہوتا ہے۔ خاکسار نے اس دفعہ کے جو پرچے آئے ان کی دو مختلف اشاعتوں میں "حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ۔ وسعت مطالعہ" کے عنوان کے تحت حضور کے وسعتِ مطالعہ کا تذکرہ پڑھ کر خاکسار کو ۱۹۳۳-۱۹۳۴ء کی ایک خاص تقریب یاد آئی جو مربیان کی تھی۔ قادیان دارالامان میں ہونے والی اس تقریب میں حضور رونق افروز تھے۔ مربیان سے حضور نے اس تقریب میں خطاب فرمایا۔ ضروری نصائح اور بیش قیمت ہدایات سے نوازا۔ اس سلسلہ میں خصوصیت سے وسعت مطالعہ کی طرف مربیان کو توجہ دلائی۔ وسعت مطالعہ کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے ذاتی شغف کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ میں ہر علم کے متعلق اور ہر قسم کی کتاب حتیٰ کہ ناول تک بھی پڑھ لیتا ہوں۔ اس سلسلہ میں حضور نے مطالعہ کے طریق کی بھی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ اس وقت تک میں ۳۲ ہزار کتب کا مطالعہ کر چکا ہوں۔ ہر کتاب سے کچھ نہ کچھ مفید اور ضروری بات مل جاتی ہے خوب یاد ہے یہ بھی فرمایا کہ حدیث کی کتاب "ریاض الصالحین" میں سفر و حضر میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔ اس میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور متعلقہ شعبوں کے متعلق قرآن کریم کی آیات کا اندراج ہے۔ ہر تقریر اور خطبہ کے موقع پر کوشش ہوتی ہے کہ اسے دیکھوں۔ وسعت مطالعہ کی تلقین کے سلسلہ میں کتب کے خریدنے کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ خرید کی ہوئی کتاب توجہ سے پڑھی جاتی ہے۔

اسی طرح اس سے کئی سال قبل ایک دوسرے موقعہ پر بھی "نصائح مربیان" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ بہت بیش قیمت نصائح تھیں جو آج بھی قابل عمل ہیں اور دعوت الی اللہ کے کام میں ضروری ہیں۔ ہر داعی کے لئے۔

ان نصائح میں سے ایک یہ بھی نصیحت تھی کہ "دعوت الی اللہ کے کام میں سلسلہ کی کتب کا بہت وسیع مطالعہ چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتابیں اور دوسرے آدمیوں کی کتابیں اتنی زیادہ دفعہ پڑھو کہ فوراً حوالہ ذہن میں آجائے" اس تسلسل میں حضور نے یہ بھی فرمایا "ایک مرض مولویوں میں ہے۔ یاد رکھو۔ مولوی کبھی کتاب نہیں خریدتا وہ اس کو لغو یا اسراف سمجھتے ہیں۔ شاذ و نادر۔ مشکوٰۃ رکھ لی اور ایک قافیہ رکھ لیا۔ لیکن ایک انسان کیلئے جہاں وہ اور بہت سے چندے دیتا ہے۔ کتاب خریدنا نفس کے لئے چندہ ہے۔ کچھ نہ کچھ ضرور کتاب کے لئے بھی نکالنا چاہیئے خواہ سال میں آٹھ آنہ کی ہی کتاب خریدی جائے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ لاکھوں کی ہی کتابیں خریدی جائیں۔ بلکہ جس قدر خرید کر سکو خریدو۔ یہ اس لئے کہ خریدنے والا پھر اس کتاب کا آزادی سے مطالعہ کر سکے گا اور اس طرح اس کے علم میں اضافہ ہوگا فراست بڑھے گی۔"

حضور کی اس مؤثر اور بابرکت تحریک کے نتیجہ میں جو خاص نصیحت کے رنگ میں تھی۔ اس وقت کے مربیان میں کتب خریدنے کا خوب شوق پیدا ہوا۔

عاجز کو خوب یاد ہے ہر سفر میں اور ہر دَورہ میں جہاں تک استطاعت ہوتی انڈو پاکستان کے قیام میں اور بعد میں جہاں جہاں بھی رہنے کا موقع ملا۔ کتب خرید کرنے کا شوق رہا۔ ایک دفعہ حضور کی ۱۹۳۲-۳۳ء کی تقریر کے بعد کلکتہ میں جماعت کے جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ محترم سید پروفیسر عبدالقادر صاحب جو حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کے بھائی تھے اور ڈاکٹر عقیل کے والد بڑے پیار سے ایک ایسی دوکان پر لے گئے جہاں عربی گانوں کے ریکارڈ ملتے تھے۔ اور عربی کتب بھی بکتی تھیں۔ اس دوکان سے مجھے خاص طور پر جو کتب پسند آئی وہ "معجزنی" تھی عربی میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانح حیات پر آسان عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اس دوکان پر "ام کلثوم" جو مصر کی مشہور مغنیہ ہے کا گانا بھی عربی میں محبّی پروفیسر صاحب کی تحریک پر دوکاندار نے سنوایا۔

قطرہ قطرہ دریا شود۔ اور سواحلی زبان میں مثال ہے۔ "دانے دانے سے ٹوپا بھر جاتا ہے" کے مصداق۔ کئی ہزار روپے کی کتب خاکسار کی لائبریری میں جمع ہو گئی تھیں۔ کچھ تقسیم ملک کے دوران قادیان ہمارے مکان سے خورد برد ہو گئیں۔ بہت سی کتابیں خاکسار ۱۹۳۴ء کے آخر میں نیروبی جاتے ہوئے ساتھ لے گیا۔ اور اب وہ ساری کتب۔ احادیث۔ تفاسیر اور سلسلے اور لغت کی کتابیں نیروبی مشن کو وہاں سے واپس آتے ہوئے بطور ہدیہ سپرد کر آیا۔

الغرض حضور کا وسیع مطالعہ اور علم میں اضافہ اللہ تعالیٰ کی خاص مشیّت اور خاص تقدیر "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے ارشاد کا عملی مظاہرہ تھا۔ علم لدنی سے خوب آپ نوازے گئے۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ کتب بینی اور مطالعہ کتب میں بھی آپ کا خاص شغف تھا۔ ہزارہا کتابیں پڑھیں اور خوب پڑھیں۔ اور خدام کو بھی مطالعے کی وسعت کی اہمیت سے اپنے عملی نمونہ سے آگاہ فرمایا حضور کی تصانیف۔ تقریریں۔ خطبات فراوانی علم کا ثبوت ہیں

سابقہ شذرے جن قابلِ احترام دوستوں کے قلم سے لکھے گئے ہیں انہوں نے یاد دہانی کا ایک بہترین موقع پیدا کیا ہے۔ اس لحاظ سے قابلِ شکریہ ہیں۔

میاں محمد ابراہیم

سنٹرل ٹریننگ کالج

کل اور آج

آجکل تو ٹیچرز ٹریننگ کالج کو۔ کالج آف ایجوکیشن کہتے ہیں اور اسی نام سے منسوب متعدد ادارے پنجاب کے مختلف ڈویژنز میں موجود ہیں لیکن جس زمانہ کی میں بات کر رہا ہوں۔

۲۹-۱۹۲۸ء کی۔ ان دنوں پنجاب بھر میں ایک ہی ٹریننگ کالج تھا۔ جو سنٹرل ماڈل سکول (لوئر مال) کے پہلو میں واقع تھا۔ گریجوایشن کرنے کے بعد۔ سکول اور کالج میں پڑھانے کی تربیت بہم پہنچانے کے لئے ایک سال عملاً نو ماہ کا کورس مقرر تھا۔ جس میں ایس اے وی اور بی ٹی کی کلاسز کے علاوہ۔ جس میں تقریباً دوصد طلباء زیر تربیت رہتے۔ اس زمانہ میں او۔ ٹی (مولوی فاضل۔ منشی فاضل) کی ٹریننگ بھی دی جاتی تھی جس سال میں نے ایس اے وی کی ٹریننگ لی۔ اس سال ٹریننگ کالج سے ملحقہ اداروں میں بارہ احمدی زیر تربیت تھے بشمولیت۔ مولوی سعد الدین صاحب اے ڈی آئی۔ محمد بخش صاحب اے ڈی آئی مولوی عبدالکریم جہلمی صاحب، مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل اور ماسٹر عبدالرحمن صاحب خاکی۔ ٹریننگ کالج اپنے معروف و مخصوص نظم و نسق کی وجہ سے ایک نرالی شان رکھتا تھا۔ میرے وقت میں کالج کے انگریز پرنسپل مسٹر جے۔ ای۔ پارکنس صاحب۔ خاص شان اور رعب داب کے مالک تھے۔ طلباء ان کے سایہ سے بھی ڈرتے تھے۔ کالج میں رہ کر۔ کورس پورا کرنے کی مہلت ملنا سراسر پرنسپل صاحب کے مقرر کردہ نظم و نسق کی پابندی کرنے پر موقوف تھا۔ ان کا ذاتی رعب و دبدبہ کالج کے وقار اور تعلیمی و علمی ماحول کی عظمت کا رہین منت تھا۔ جو طالب علم نظم و ضبط کے دائرہ کے اندر رہ کر اپنا کورس پورا کرتے کا عادی ہوتا۔ اس کے لئے کالج پوری سہولت فراہم کرتا تھا۔ طلباء کے علاوہ اساتذہ بھی بڑی پابندی اور باقاعدگی سے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے پابند تھے طے شدہ پروگرام جو صبح نماز فجر کے بعد پی ٹی صاحب (لالہ ارتھی رام) کی لمبی ٹھوکراتی ہیں اور آدھ گھنٹہ کی ورزش کے بعد سے شروع ہو کر رات دس بجے کی سپروائزڈ سٹڈیز کے اختتام تک جاری رہتا۔ ایک تھکا دینے والا پروگرام تھا جو طلباء کی زندگی کا معمول تھا کسی امتحان میں خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلتا تو پرنسپل صاحب ایسے طالب علم کو کالج سے فارغ کر دیتے۔ اس لئے طلباء اور اساتذہ محنت اور کاوش سے کام لیتے۔ شب و روز کا پروگرام اس قدر مصروف اور چاق و چوبند رکھتا کہ عام کالجوں والی فراغت، روئیدگی اور خوش دلی طلباء کو نصیب نہ ہوتی۔ کالج کی اس تپی تپلی زندگی کا یہ منظر۔ ایک قیدی کی قید با مشقت کی سزا کی طرح سمجھا جاتا۔ ہمارے زمانہ میں چوہدری نواب دین صاحب او۔ ٹی بعد میں ایم اے آف ملتان۔ ایک بامذاق ادیب تھے انہوں نے کالج میگزین میں لکھا کہ بعض قیدیوں کو ایک مرتبہ ڈسٹرکٹ کورٹس سے جیل خانہ کی طرف لے جایا جا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حافظ عبدالسلام صاحب

جماعت احمدیہ کراچی کے مخلص بزرگ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب مورخہ ۴ اور ۵ مئی ۱۹۹۲ء کی درمیانی شب کراچی میں سو سال کی عمر میں انتقال فرما گئے (ہم خدا کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں مکرم سلطان محمود انور صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم حافظ عبدالسلام صاحب ۶ ستمبر ۱۸۹۲ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ گورنمنٹ آف انڈیا دہلی میں ملازم ہو گئے۔ ترقی کرتے کرتے حافظ صاحب منسٹری آف فنانس میں اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ یکم ستمبر ۱۹۴۷ء کو کراچی پہنچے اور اسی عہدے پر کام کرتے رہے۔ اپریل ۱۹۴۹ء میں آپ کا تبادلہ بحیثیت اسسٹنٹ کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس لاہور کر دیا گیا۔ جہاں سے آپ ریٹائر ہوئے۔

مکرم حافظ عبدالسلام صاحب نے ۱۹۱۲ء میں سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور اپنے اخلاص اور خدمات دینیہ کی بدولت ۱۹۳۰ء میں جماعت احمدیہ نئی دہلی کے امیر مقرر ہوئے اور پاکستان آنے تک اسی عہدہ پر فائز رہے اور نہایت محنت اور اخلاص سے دینی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پاکستان آنے کے بعد جولائی ۱۹۴۸ء میں جماعت احمدیہ کراچی کے امیر مقرر ہوئے اور اپریل ۱۹۴۹ء تک اسی عہدہ پر فائز رہے۔

ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ کو ایک لمبے عرصے تک مرکز سلسلہ ربوہ میں خدمات سلسلہ بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے وکیل اعلیٰ۔ وکیل الدیوان اور وکیل المال اول تحریک جدید کے مناصب جلیلہ پر خدمات سرانجام دیں۔

مکرم حافظ صاحب نیک فطرت، صاحب فراست، ہردلعزیز، نرم دل اور پر شفقت وجود تھے۔ آپ کا مطالعہ وسیع تھا۔ آپ کی تقریر خواہ علمی یا انتظامی امور پر ہو بہت مؤثر ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انتظامی صلاحیتیں بھی عطا کی تھیں۔ جن کی بدولت آپ اپنے کام کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے ہر طبقہ میں معزز اور مقبول تھے۔ آپ مالی قربانی اور جماعتی خدمات کی ادائیگی میں ہمیشہ صف اول میں رہے۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

آپ کے صاحبزادگان مرزا اعجاز احمد صاحب، مرزا ارشاد احمد صاحب، مرزا مظفر احمد صاحب، ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مرزا مبشر احمد صاحب کراچی میں ہیں اور جماعت کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھتے ہیں۔

ہم صاحبزادگان، دختران اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ اس غم کی گھڑی میں دلی تعزیت کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

سعید احمد وفا

محترم چوہدری غلام احمد بھٹی صاحب

میرے پیارے بھائی مکرم صوبیدار چوہدری غلام احمد صاحب بھٹی ۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ایسے مواقع کے لئے سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ کا یہ ارشاد بے حد قیمتی ہے کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۰ سال تھی۔ آپ ۱۹۳۲ء میں موضع دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ پاک فوج میں بھرتی ہو گئے اور صوبیدار کے عہدے تک پہنچے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ آپ نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں مادر وطن کی حفاظت کے لئے جنگ میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ جب قادیان کی حفاظت کے لئے حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے تحریک کی تو آپ نے اس پر لبیک کہتے ہوئے کچھ عرصہ قادیان میں گذارا۔ اور مرکز سلسلہ کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کی۔

محترم بھائی صاحب بہت نیک، غریب پرور اور سادہ اور صابر انسان تھے۔ آپ مخلص احمدی تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی اور شیدائی تھے۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے۔ اور امام وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے۔ لاہور میں آپکو مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ کے اخلاق کی وجہ سے جو بھی آپ سے ایک بار ملتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ نمازوں کی پابندی کرتے تھے۔

نشاط کالونی میں آپکو مربی اطفال الاحمدیہ کے طور پر اطفال کو ان کے گھروں پر جا کر قرآن کریم پڑھانے کی خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ دینی کتب کا درس دینا بھی آپکو مرغوب تھا۔ اطفال آپ سے اتنا مانوس تھے کہ معلوم ہوتا تھا سب آپ ہی کی اولاد ہیں۔

ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے کئی فرموں میں کام کیا۔ اور ہر جگہ دیانتداری اور محنت کی مثال قائم کی۔ آپ نے اپنے والدین کی خدمت بے حد توجہ اور لگن سے کی۔ اللہ تعالیٰ ہر ماں اور باپ کو ایسی

باقی صفحہ پر

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

جو کچھ دیکھو وہ بیان کر دو۔ سچ اس چیز کا نام ہے کہ جب تم سے گواہی لی جائے تو تم وہی بیان کرو جو واقع ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی قانون نے حکم دیا ہے کہ گواہی صرف قاضی لے کیونکہ بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں۔ جہاں دینی قانون کہتا ہے۔ کہ گواہی نہ لو۔ اب اگر گواہی لینے والا قاضی نہ ہو۔ تو ہو سکتا ہے وہ کوئی ایسی بات پوچھ لے جس کے پوچھنے کی دینی قانون نے اجازت نہیں دی۔ اور اس طرح فتنہ پھیل جائے۔ مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص پر الزام لگاتا ہے کہ اس نے چوری کی۔ تو اب چوری کرنا بے شک جرم ہے لیکن قاضی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اس کی بات مان لے اور فیصلہ کر دے کہ اس نے فی الواقعہ چوری کی ہے قاضی کو فیصلہ کرنے کا اسی وقت اختیار ہے جب الزام لگانے والا الزام کو گواہیوں سے ثابت کر دے۔ دینی قانون نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور توبہ کا دروازہ اسی وقت کھلا رہ سکتا ہے۔ جب اخفاء کا دروازہ کھلا رہے۔ جب کسی جرم کو چھپانے کی اجازت نہیں تو پھر توبہ کا دروازہ بھی کھلا نہیں۔ مثلاً اگر کسی نے دوسرے شخص کا کھانا اٹھا لیا تو ہو سکتا ہے وہ ایسا کرنے میں معذور ہو اور خدا تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا ہو۔ یا ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ مالک کو اپنے پاس سے بدلہ دے دے یا ہو سکتا ہے کہ کھانا کھا لینے کے بعد اسے یہ خیال آئے کہ میں نے بڑی غلطی کی ہے۔ اگر دو وقت کا پہلے فاقہ تھا تو ایک وقت کا فاقہ اور برداشت کر لیتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائے اور کہے۔ خدایا میں نے غلطی کی ہے تو مجھے معاف کر دے اور خدا تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا ہو۔ اور جس شخص کا کھانا اس نے کھایا ہے وہ بھی صبر کر لے لیکن اگر اسے کھانا کھاتے ہوئے کوئی دیکھ لیتا ہے اور وہ مالک کو کہہ دیتا ہے کہ فلاں نے تمہاری چوری کی ہے تو یہ سچ نہیں بلکہ فتنہ اور شرارت ہے اس قسم کی شکایت اگر قاضی کے پاس جائے۔ تو چونکہ وہ دینی قانون کا واقف ہو گا۔ وہ کہے گا۔ دو گواہ لاؤ۔ اور اگر دو گواہ مل جاتے ہیں تو پتہ لگا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی نہیں کی۔ لیکن اگر وہ بغیر گواہوں کے اس کی بات مان لیتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی پردہ پوشی کو توڑتا ہے۔ پس سچ کے یہ معنے نہیں کہ جو کچھ تم دیکھو اسے ضرور بیان کرو۔ اور نہ سچ کے یہ معنے ہیں کہ تم جو کچھ دیکھو اسے ہر ایک کے سامنے بیان کرو۔ اگر غیر قاضی تم سے سوال کرتا ہے تو تم کہدو میں نہیں بتاتا۔ اسی طرح اگر تم کسی شخص کو کوئی جرم کرتے دیکھتے ہو تو تمہارا اس پر پردہ ڈال دینا سچ کے خلاف نہیں۔ تمہارا یہ سچ کے خلاف فعل اس وقت متصور ہو گا۔ جب قاضی یا قائم مقام قاضی جسے دینی قانون نے اپنے دائرہ میں گواہی لینے کا حق دیا ہے۔ تم سے دریافت کرے اور تم سچ نہ بولو۔ مثلاً تم سکول کے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ اور اگر کسی لڑکے نے دوسرے لڑکے کو مارا یا اس نے گالی دی۔ یا سکول کی کوئی چیز اٹھا لی۔ تو مجسٹریٹ ہیڈ ماسٹر ہے۔ اگر وہ تمہیں بلائے اور تم سے دریافت کرے۔ کہ فلاں بات کیسے ہوئی۔ تو تم ٹھیک ٹھیک واقعہ بیان کر دو۔ لیکن اگر وہ تمہیں گواہی کے لئے نہ بلائے تو خواہ وہ بات درست ہی ہو اس کا چھپانا سچ کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس طرح تم صلح پسند بنتے ہو اور فتنہ سے دور رہتے ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون۔ سین

جوہری مادہ کی سمگلنگ

بتایا گیا ہے کہ ویانا میں یورینیم پیلٹ کے سمگلروں نے فروخت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ پیلٹ تازقستان رومانیہ یا چیکوسلاواکیہ کہاں سے آیا۔ ماہرین اس بات پر متفق نہیں ہیں کہ یہ کہاں سے سمگل کئے گئے۔ لیکن اس بات کا انہیں بھرپور یقین ہے کہ جوہری مادہ سابق کمیونسٹ بلاک سے اِدھر اُدھر جا رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں فوج کا ادارہ نہیں بلکہ شہری نجی سیکٹر اس بات کا ذمہ دار ہے۔ روس کی وزارت اٹامک انرجی کے سربراہ نے بتایا ہے کہ جہاں تک فوج کا تعلق ہے وہاں حفاظتی اقدامات نہایت تسلی بخش ہیں۔ لیکن شہری نجی سیکٹر اتنا زیادہ محفوظ نہیں ہے۔ آسٹریا کی دہشت گردی کے خلاف کام کرنے والی پولیس نے اس مہینے ایسے دو کیسز کا پتہ چلایا ہے جس میں سمگلروں نے یہ کارروائی کی ہے۔ اور انہوں نے نجی سیکٹر سے یورینیم کی تھوڑی مقدار حاصل کی ہے آسٹریا کا خیال ہے کہ یہ جوہری توانائی مشرق وسطیٰ کے خریداروں کو فروخت کرنے کے لئے حاصل کی گئی تھی۔ یہ وہ مادہ ہے جسے ری ایکٹرز میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں جو کچھ پکڑا گیا ہے اس کی مقدار اتنی کم ہے کہ اس سے ایٹم بم نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ نہیں ہے کہ اس سے ایٹم بم بنایا جا سکتا ہے یا نہیں سوال یہ ہے کہ اگر جوہری توانائی اسی طرح سمگل ہوتی رہی تو یقیناً اتنی زیادہ بھی سمگل ہو سکتی ہے کہ اس سے ایٹم بم بنایا جا سکے۔ واشنگٹن میں جو نیوکلیر کنٹرول انسٹی ٹیوٹ ہے کے صدر نے کہا ہے کہ بم بنانے کا مادہ اسلحہ کے سیکٹر سے زیادہ نجی سیکٹر میں موجود ہے۔ اور اسے روز بروز ایندھن کے طور پر پہلے سے زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے کنٹرول کو قطعی طور پر ناممکن بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے روسیوں نے کہا ہے کہ وہ نیوکلیر پلانٹ پر حفاظتی اقدامات کو زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض سائنس دانوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ مادہ جو سمگل ہوا ہے تازقستان سے لایا گیا ہے۔ لیکن انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کا کہنا ہے کہ یہ مادہ رومانیہ سے لایا گیا ہے یا چیکوسلاواکیہ سے بہرحال بات جس پر بحث چل نکلی ہے وہ یہ ہے کہ اگر سابق سوویت یونین کی ریاستوں سے جوہری مادہ سمگل کیا جانے لگے تو نہیں کہا جا سکتا کہ کہاں کہاں جوہری بم بنائے جا سکیں گے۔

فلسطین اور اسرائیل کی نئی حکومت

فلسطینی لیڈروں نے کہا ہے کہ مقبوضہ علاقوں میں تشدد کی کارروائیاں رکوانے کے لئے (اور یہ تشدد کئی مہینوں کے دوران سب سے زیادہ شدید ہے) اس بات کی ضرورت ہے کہ اسرائیل کی نئی حکومت کے ساتھ قیام امن کے لئے فوری طور پر گفت و شنید کی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ جس قدر جلد یہ گفت و شنید ہو گی اسی قدر جلد تشدد کی کارروائیاں مدہم پڑیں گی اور رک بھی جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ یہ تشدد اس بات کی علامت ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ امن کے قیام کے لئے گفت و شنید میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیئے اور ہمارا خیال ہے کہ پیش رفت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ فلسطینیوں کی نمائندہ حنان عشراوی نے یہ باتیں کہیں یہ خاتون مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں میں فلسطینیوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔

جہاں تک تشدد کی کارروائیوں کا تعلق ہے۔ فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے آپس میں جھگڑے کے دوران مغربی کنارے اور غازہ پٹی میں گذشتہ جمعرات کے روز چھ افراد ہلاک ہو گئے اور یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا جب کہ مخالف پارٹی نے الیکشن جیت کر اپنی گورنمنٹ بنانے کے ارادے کا اعلان کیا ہے۔ عشراوی نے کہا کہ اگر گفت و شنید میں پیش رفت ہوئی تو یقیناً مقبوضہ علاقوں میں تشدد میں کمی آجائے گی۔ حالات کا منطقی نتیجہ تشدد کی کارروائی بھی ہے۔ اگر وہ سختیاں جو ان پر نافذ کی جا رہی ہیں اٹھالی جائیں تو لوگوں کو اس بات کا یقین ہو جائے گا۔ کہ اسرائیلی حکومت گفت و شنید کے بہتر نتائج کی امید رکھتی ہے۔ اور اگر عوام الناس کو اس بات کا یقین ہو جائے تو تشدد از خود ختم ہو جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ گفت و شنید میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہو رہی اور لوگ اس کیفیت سے بے چینی کی طرف بڑھ رہے ہیں حنان عشراوی نے کہا کہ اسرائیل کی نئی حکومت اگلے ماہ تشکیل پا جائے گی۔ اور انہیں امید ہے کہ گفت و شنید کا چھٹا دور جو روم میں ہو گا۔ جولائی کے تیسرے ہفتے میں منعقد کر لیا جائے گا۔

فلسطینی اور رابین

انتخابات میں تو ایک سیٹ زیادہ ہونا بھی جیت ہی کہلاتا ہے لیکن اگر کوئی پارٹی جیت کر زیادہ دیر تک اپنے آپ کو ان سیٹوں کی حامل ثابت نہیں کر سکتی یعنی ان میں سے کوئی سیٹ خالی کر دے اور نئے انتخاب میں وہ سیٹ اس پارٹی کو نہ ملے تو عام طور پر یہ جیت ہار میں بدل جاتی ہے۔ اسرائیل میں حالیہ انتخابات کے جب پہلی دفعہ نتائج سامنے آئے تو مخالف پارٹی کو ۶۲ نشستیں ملیں اور حکمران پارٹی کو ۵۸ پھر جب فوجیوں، سفارتکاروں اور قیدیوں کے ووٹوں کی گنتی ہو چکی تو پتہ چلا کہ مخالف پارٹی کو ۶۱ اور حکمران پارٹی کو ۵۹ نشستیں حاصل ہوئی ہیں یہ فرق اتنا کم ہے کہ حکومت کے مستحکم ہونے کے لئے شک و شبہ کی گنجائش ہے۔ شائد اسی لئے فلسطینیوں نے اس بات پر زور دینا شروع کر دیا ہے کہ قیام امن کے لئے گفت و شنید کا آئندہ دَور جلد از جلد ہونا چاہیئے۔ انکا خیال ہے کہ رابین کی موجودگی میں یہ گفت و شنید ان کے لئے مفید ثابت ہو گی۔ رابین نے خود بھی اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ غازہ پٹی اور مغربی کنارہ کے مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کے ساتھ ہمدردانہ رویّہ رکھنے کے قائل ہیں۔ ان کے اس ہمدردانہ رویہ سے فلسطینیوں کو اپنی آزادی چاہیئے وہ محدود ہی کیوں نہ ہو ملنے کے مواقع میسّر آسکتے ہیں۔ یہ دَور جولائی کے آخری ہفتے میں ہو گا۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ فلسطینی اس تاریخ کو بھی بہت دیر کی تاریخ سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ چاہتے ہیں کہ اس سے بھی قبل کسی وقت قیام امن کی کوششوں کا ایک اور دور ہو جائے۔ رابین کی حکومت کب تک رہتی ہے اس کے متعلق تو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ تمام فلسطینی دعائیں کرتے ہوں گے کہ رابین کی حکومت استحکام حاصل کرے اور فلسطینیوں کے ساتھ گفت و شنید میں اپنے ہمدردانہ رویے کا اظہار کرتے ہوئے انکے لئے مفید ثابت ہو۔

جنوبی افریقہ۔ جمہوریت کی مہم

افریقن نیشنل کانگریس نے جمہوریت کے لئے اپنے مظاہرے شروع کئے تو فوری طور پر پتہ چلا کہ اٹھارہ آدمی مارے گئے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ سوویٹو کے ایک ضلع میں نو آدمی مارے گئے اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب جوہنسبرگ میں افریقن نیشنل کانگریس نے اپنا پہلا جلسہ منعقد کیا۔ کہا جاتا ہے کہ نامعلوم افراد نے پیدل چلنے والوں اور گاڑیوں پر سوار لوگوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ مزید تین افریقی آرلینڈو کے علاقہ میں مارے گئے۔ اور ان کے علاوہ پانچ اور آدمی بندوق چلنے سے یا جلتے ہوئے ٹائروں سے جو ان کے گلے میں باندھ دیئے گئے تھے۔ یہ واقعات جوہنسبرگ کے علاقہ میں ہوئے۔ ایک پولیس افسر کو بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ بھی کسی نامعلوم فرد کی گولیوں کی بوچھاڑ سے ہلاک ہوا۔ گذشتہ چند روز میں جو افراد مارے گئے ہیں۔ ان کی تعداد اڑتالیس ہو گئی ہے۔ اور یہ سب کچھ جمہوریت کے جلد تر نافذ کئے جانے کے سلسلہ میں جو مہم چلائی گئی ہے کے سلسلہ میں ہو رہا ہے۔ افریقن نیشنل کانگریس کے ایک نمائندے نے کہا ہم خوب جانتے ہیں کہ ہمیں بدنام کرنے کے لئے ہمارے دشمن ایسے حادثات کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔ کانگریس کا ادعا یہ ہے کہ وہ اپنی مہم کو تیز کرنے کے لئے ستر ریلیاں منعقد کرے گی۔ سوویٹو طالب علموں کے قتل کی یاد منانے کے لئے یہ مہم چلائی گئی ہے۔ سوویٹو میں تیس ہزار افراد سے خطاب کرتے ہوئے اے این سی کے لیڈر نیلسن منڈیلا نے اپنی مہم کی تفاصیل بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔ اگرچہ کہا یہ گیا تھا کہ وہ اس موقعہ پر اپنے پروگرام کا اعلان کریں گے۔ اس اعلان کی بجائے انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ منظم رہیں اور کسی طرح بھی قانون کو ہاتھ میں نہ لیں کیونکہ اس طرح ان کی مہم بدنام ہو جائے گی۔

"یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح دعا کیلئے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے۔ اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گداز ش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم راجہ رشید احمد صاحب ابن مکرم راجہ بشیر احمد صاحب چک نمبر ۲۰ پھالیہ ضلع گجرات حال جرمنی کا نکاح مکرمہ عذرہ ناہید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر اللہ دتہ صاحب دڑاپنج دھیر کے ضلع گجرات کے ہمراہ مبلغ تیئس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مشہود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۰ جون ۹۲ء کو بعد نماز ظہر احمدیہ بیت الحمد دھیر کے گجرات میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا: چوہدری غلام محمد صاحب سابق امیر ضلع لیہ بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن متوقع ہے۔

○ محترمہ جمیلہ طاہرہ صاحبہ بنت محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم کی بائیں آنکھ کا اپریشن عنقریب راولپنڈی میں ہونے والا ہے۔

○ مکرم محمد اسلم صاحب احمد آباد سانگرہ کا بیٹا عمر حیات عمر ۹ ماہ تقریباً ۲ ماہ سے شدید بیمار چلا آرہا ہے۔

○ مکرمہ صادقہ شمس صاحبہ لکھتی ہیں کہ ربوہ میں رہائش رکھنے والی ایک عزیزہ اپنی متعدد پریشانیوں کے سلسلہ میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم سید مبارک احمد صاحب ابن حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب (جرمنی) کو عرصہ دو سال سے دل کی تکلیف ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب چک نمبر ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا وفات پا گئے ہیں۔

○ محترمہ منظور بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری غلام احمد صاحب ریٹائرڈ نائب تحصیلدار (جو کہ مکرم محمود احمد صاحب شاد مربی سلسلہ مقیم کھاریاں کی والدہ) مورخہ ۲۱ جون ۹۲ء صبح ساڑھے آٹھ بجے کھاریاں میں ہی وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی دن بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

واقفین زندگی کا آنا عزت بڑھانے کا موجب ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

اس سے پہلے بھی ہم تحریک کرتے رہے ہیں اور دوستوں کو اپنے بچے وقف کرنے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس تحریک پر بعض خاص طبقوں نے اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالعموم مستثنیٰ سمجھا ہے۔ چنانچہ عملاً جو واقفین زندگی سلسلہ کو ملتے رہے ہیں وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحب حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا یعنی درمیانے درجہ کا جو غریبانہ طبقہ ہے اس میں سے بچے وقف کے لئے پیش ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس طبقے سے واقفین زندگی کا آنا ان کی عزت بڑھانے کا موجب ہے۔ عزت گرانے کا موجب نہیں۔ لیکن دوسرے طبقوں سے واقفین زندگی کا نہ آنا ان کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے"

جو احباب جماعت اپنے بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں نیز جن والدین کے وقف زندگی بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ بھی جلد اطلاع دیں تاکہ ان کے بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جا سکے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

واقفین نو کے والدین

والدین "اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہونگی۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر I- MRS ۲۸۴۸۱
SARNI WIDOW OF WIKANT- AKARTA پیشہ خانہ داری عمر ۷۱ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۹۰ مربع میٹر مالیتی/- ۶۳۰،۰۰۰ RP (۲) زرعی زمین برقبہ ۳۶۰ مربع میٹر مالیتی/- RP. ۷۲۰،۰۰۰ (۳) حق مہر /- ۲۵۰،۰۰۰۔ کل جائیداد /- RP. ۱،۶۰۰،۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ /- ۵،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ الامۃ MRS. SARNI ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ CECE CRIWIYATA پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ احمد نور سلام پسر موصیہ۔

مسل نمبر I MRS ۲۸۴۸۲
ENOH RUHAENAH W/o ENCU SYAMSUDIN پیشہ خانہ داری عمر ۶۹ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۱۲-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیور طلائی ۴۵ گرام مالیتی/- RP. ۹۰۰،۰۰۰ (۲) حق مہر ایک لاکھ RP۔ اس وقت مجھے مبلغ /- ۲۰،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

رہا تھا۔ حزن و الم کا عالم سزا کا حکم سننے کے بعد ایک لازمی امر تھا۔ انہوں نے اس پارٹی سے جو جیل کی طرف لے جا رہی تھی۔ پوچھا کہ اتنا رنج و غم کیوں۔ انہوں نے کہا کہ ان کو نو ماہ کی سزا ہوئی ہے۔ چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ بس یہی بات! میں نے سمجھا۔ سنٹرل ٹریننگ کالج میں داخل کیا جا رہا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

اولاد عطا کرے۔ اور آپ کی اس خدمت اور محنت کو قبول کرے۔

احباب سے درخواست ہے کہ میری ضعیف والدہ محترمہ کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ میری والدہ محترمہ کے دو بیٹے اس سے قبل فوت ہو چکے ہیں۔ لیفٹیننٹ کمانڈر فضل احمد ۱۹۷۱ء کی جنگ میں اللہ کی راہ میں وطن پر قربان ہو گئے۔ دوسرے بیٹے ۱۹۸۷ء میں ہارٹ اٹیک سے فوت ہو گئے۔

آخر میں احباب کرام سے محترم چوہدری غلام احمد بھٹی صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ سندھ آپریشن کے مقاصد اور اہداف میں فوج اور حکومت میں مکمل ہم آہنگی ہے۔ یہ آپریشن سندھ تک ہی محدود رہے گا۔ دوسرے صوبوں میں صورت حال معمول کے مطابق ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ اور سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ اب حکومت آئی جے آئی کی نہیں مسلم لیگ کی ہے فوج نے ڈھکنا کھول دیا ہے۔ وائیں اپنے صوبے تک محدود رہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن میں مذاکرات ہونے چاہئیں۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ وزیر اعظم عالم اسلام اور پاکستانی قوم کی قیادت کی اہلیت نہیں رکھتے وہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے ٹولے کے ایک فرد ہیں۔

○ کنڈیارو کے قریب قانون نافذ کرنے والے ادارے اور پولیس کی مشترکہ کارروائی کے نتیجہ میں تین ڈاکو ہلاک ہو گئے جبکہ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے قانون نافذ کرنے والے ادارے کا ایک کیپٹن جاں بحق اور ایک اہلکار شدید زخمی ہو گئے۔

○ کراچی کے مہاجر کیمپ اور دوسرے کئی علاقوں میں فائرنگ کی وجہ سے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ یہ فائرنگ دو گروپوں کے درمیان ہوئی اور یہ سلسلہ صبح تک جاری رہا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی عزیز آباد میں رہائش گاہ پر جمعہ کی نماز کے بعد سینکڑوں خواتین نے قرآن خوانی میں شرکت کی۔ ان خواتین نے سوا لاکھ بار آیت کریمہ پڑھی قرآن خوانی کے بعد الطاف حسین کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں اس موقع پر الطاف حسین کی مکمل حمایت کی گئی اور ان کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید مظفر شاہ نے اپنی پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا تھا کہ ایم کیو ایم کے افراد کا ان سے رابطہ قائم ہے۔ اس پریس کانفرنس کے بعد سندھ کے تین وزراء نے فون کرکے بی بی سی کو ان روابط کی تردید کی لیکن ایم کیو ایم کے وزراء اور اراکین اسمبلی سپیکر کے سامنے فون کرنے کو تیار نہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے استعفیٰ دینے والے ایم کیو ایم کے اراکین قومی اسمبلی کو طلب کر لیا ہے تاکہ ان کے استعفوں کی تصدیق کی جا سکے۔

○ ایم کیو ایم کی مخالف تنظیم پنجابی پختون اتحاد کے سربراہ غلام سرور اعوان کو جمعرات اور جمعہ کی شب چار مقدمات کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کو ٹوٹنے سے بچانے کے لئے سندھ کے وزیر اعلیٰ نے خفیہ طور پر پیپلز پارٹی کے ۱۴ اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل کر لی ہے۔ عدم اعتماد کی صورت میں یہ اراکین مظفر شاہ کو ووٹ دیں گے۔

○ اندرون سندھ کے حساس جنگلات میں آپریشن کے نتیجے میں پتھاریداروں سمیت ۳۰۰ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ فوج رینجرز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے سکھر ڈویژن کے جنگلات کے گرد محاصرہ تنگ کر دیا۔ اندرون سندھ ایک تاجر اور دو کسانوں کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ انڈس ہائی وے پر ڈاکے پڑنے کی بھی اطلاع ملی ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ اندرون سندھ ملٹری سے آپریشن شروع ہونے پر سکھ کا سانس لینے والے شہریوں کو اغوا اور ڈکیتی کے واقعات نے پھر تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ٹنڈوالہ یار اور خیرپور میں ڈاکوؤں کے خلاف کارروائی میں ۸ ڈاکوؤں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

○ سندھ سے فرار ہونے والے ڈاکوؤں اور دہشت گردوں کی بڑی تعداد پنجاب میں داخل ہو گئی ہے صوبے کے بڑے ہوٹلوں اور تفریحی مقامات پر نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین مسٹر عظیم طارق نے کہا ہے کہ حکومت سندھ میں ایم کیو ایم کو کچل کر مسلم لیگ کو تقویت دینا چاہتی ہے۔

○ وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں کو سندھ کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہیں۔ لاہور بیٹھ کر سندھ کے بارے میں باتیں کرنا ذاتی رائے ہی ہو سکتی ہے۔

○ سندھ کی حکومت نے بے نظیر کے دور میں غیر سندھیوں کی املاک پر قبضے اور قتل و غارتگری کی تفصیلات طلب کر لی گئی ہیں۔ اگست ۱۹۹۰ء تک کم از کم ۲۵۰ غیر سندھیوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔

بقیہ: ص۲ سے آگے

بقیہ: ص۲ سے آگے

بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ
MRS ENOH RUHAENAH
انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ENCU SYAMSUDIN خاوند موصیہ۔
گواہ شد نمبر۲ LIN SOLIHIN پسر موصیہ۔

سوزوکی کار SWIFT برائے فروخت

(۱) نئی کار ماڈل ۱۹۹۲ء صرف ۸۰۰۰ کلومیٹر چلی ہوئی۔ رنگ سیاہ (۲) ایک عدد رنگین ٹی وی SONY "۲۰ (۳) ایک عدد VCR نیشنل۔

رابطہ کیلئے شریف ڈینٹل کلینک فون: ۵۴۳

خوشخبری لندن کا سفر

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمٰن سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ
کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳۰ - فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۳۷۷ - ۵۲۹۶۲۴

IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

ضرورت ہے

۱۔ خدمت گار برائے فیکٹری عمر ۱۸ تا ۳۰ سال۔ تنخواہ معقول بمعہ رہائش۔
۲۔ ایسے لڑکے جو آٹو موبائل پارٹس کی تربیت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ دوران تربیت وظیفہ اور رہائش کا انتظام ہو گا

رابطہ پتہ
میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون: ۲۲۳۳۷۲، ۲۲۳۳۷۳

قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زوجام عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ جسمر ڈ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴